سوال

(39) محرم الحرام کے اول عشرہ میں شادی بیاہ یا کسی قسم کی خوشی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا محرم الحرام کے اول عشرہ میں شادی بیاہ یا کسی قسم کی خوشی کرنی یا اس ماہ کی دسویں تاریخ کو فاقہ کرنا ازروئے شرع جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محرم کے پہلے عشرہ میں یا پورے مہینے میں بغیر قصد اتباع خوراج ونواصب کے شادی بیاہ یا کوئی اور تقریب خوشی کرنی بلاشبہ جائز اور مباح ہے قرآن کریم اور حدیث (صحیح یا ضعیف) تو درکنار کسی صحابی یا امام سے بھی ان دنوں میں شادی بیاہ یا کوئی اور خوشی کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے اسی طرح دسویں تاریخ کو فاقہ کرنا بھی ثابت نہیں، البتہ صرف دسویں کو یا نویں دسویں کو نویں دسویں گیارہویں کو روزہ رکھنا ازروئے احادیث معتبرہ ثابت اور باعث اجرو ثواب ہے آخری چہار شنبہ اور محرم کے متعلق (محدث) میں متعدد دفعہ مضامین شائع ہوچکے ہیں ملاحظہ کرلیجئے :۔

حضرت حسینؓ کی شہادت کے سبب سے دو بدعتیں پیدا ہوگئیں (۱) علیؓ اور آل علیؓ سے بغض وعداوت رکھنے والوں نے عاشورہ کے دن خوشی اور شادمانی کرنے کی بدعت ایجاد کی یہاں تک کہ اس دن خوشی کرنے کی فضیلت میں حدثیں گھڑ ڈالیں عاشورہ کے دن سرمہ لگانے غسل کرنے اہل وعیال پر توسعہ اور خلاف معمول بہترین اور عمدہ کھانے پکانے کو مستحب سمجھنے لگے واضح ہوکہ میرے نزدیک توسعہ علی العیال حدیث کی صحت اور اسے قابل اعتبار والتقات ہونے میں قامل وترود ہے (۲) شیعیان علیؓ نے رنج وغم جزوفزع ماتم ونوحہ گریہ زاری مرثیہ خوانی سینہ کوبی فاقہ کشی تعزیہ وغیرہ کی بدعت نکالی اور اس کے متعلق بے شمار حدثیں گھڑ کرامت کو گمراہی میں بتلا کردیا یہ دونوں گروہ اہل ہوا اور اہل بدع سے ہیں پس ہمیں نہ شیعیان علیؓ کا طریق اختیار کرنا چاہیے اور نہ دشمنان علیؓ کی اتباع واقتداء اور شیعوں کی مخالفت کے ارادہ اور قصد سے خاص عاشورہ کے دن خوشی منانی چاہیے یہ ارادہ اور نیت نہ ہو تو شادی بیاہ اور خوشی کرنی بلاشبہ جائز ہے ، (محدث وہلے جلد ۹ نمبر ۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد10ص88

محدث فتویٰ